

خارجی فرے کی پہچان

تالیف

مفتیان سعودی عرب کا متفقہ فتویٰ

مترجم

فضل الرحمن رحمانی الندوی مدنی

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

فہرست مضامین

2	کُل حقوق محفوظہ
3	سال طبع
4	فہرست مضامین
5	خارجی فرقے کی پہچان
6	رافضی فرقہ، اسلام کے خلاف ہے
7	ایسے لوگوں سے سروکار نہ رکھیں
9	شیعی عقائد سے متعلق اہم کتب
9	شیعہ کے متعدد فرقے ہیں
10	شیعہ کا سب سے بڑا گمراہ فرقہ
11	اہلسنت اور شیعہ میں اختلافات اصولی ہیں
12	رافضی عوام کا حکم
13	شیعہ ایک نواہجاء مذہب ہے
14	خمینی کے نظریات کی ایک جھلک
16	کیا ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے؟
19	کیا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل اور مشکل کشا ہیں؟
21	شیعہ اثنا عشریہ اور قرآن
39	کتب علماء الحنفیۃ فی الرد علی الرافضۃ المخذولۃ

خارجی فرقے کی پہچان

(سوال)..... اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے جو بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَنَّمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ مخلوق کی نہایت بہتر بات کہیں گے۔ ان کے ایمان ان کے گلے سے آگے نہیں جائیں گے (صرف زبان پر ایمان ہوگا دل میں نہیں)، دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح (زور سے چلایا ہوا) تیرکمان میں سے نکل جاتا ہے، تم انہیں جہاں ملو، قتل کردو، ان کے قتل کرنے والے کو ان کے قتل کا ثواب ہے، قیامت کے دن تک۔“

(جواب)..... الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

یہ حدیث اور اس مفہوم کی دوسری حدیثوں میں رسول اللہ ﷺ نے اس فرقے کا ذکر کیا ہے جسے خارجی کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں غلو کرتے اور مسلمان کو ان گناہوں کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں جنہیں اسلام نے موجب کفر قرار نہیں دیا۔ یہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے

زمانے میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے آپ پر کئی امور کی وجہ سے تنقید کی۔ علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حق کی طرف بلایا اور ان سے مسائل میں مناظرہ کیا۔ نتیجتاً بہت سے خارجیوں نے حق قبول کر لیا اور باقی اپنے غلط موقف پر اڑے رہے۔ جب انہوں نے مسلمانوں پر زیادتی کی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی، اس کے بعد دوسرے خلفاء نے بھی مذکورہ احادیث پر عمل کرتے ہوئے خارجیوں سے جنگ کی۔ اس مذہب کے کچھ لوگ اب تک موجود ہیں۔ اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کے لیے شرعی حکم ایک ہی ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود
رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتویٰ: ۱۶۶۱



رافضی فرقہ، اسلام کے خلاف ہے

(سوال): ہم لوگ شمالی سرحد پر عراق کے علاقے کے قریب رہتے ہیں۔ یہاں جعفری مذہب کے کچھ افراد ہیں، ہم میں سے بعض ان کے ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانے سے پرہیز کرتے ہیں اور بعض کھا لیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے لیے یہ گوشت کھانا جائز ہے؟ واضح رہے کہ یہ لوگ مصیبت اور راحت میں سیدنا علی، سیدنا حسن، سیدنا حسین رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگوں کو پکارتے ہیں۔

(جواب): اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

جب صورت حال یہ ہو جو سائل نے ذکر کی ہے کہ وہاں پر موجود جعفری لوگ سیدنا علی،

حسن، حسین رضی اللہ عنہم اور دیگر بزرگوں کو پکارتے ہیں تو وہ مشرک اور مرتد ہیں، (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا حلال نہیں، کیونکہ وہ مردار کے حکم میں ہے، اگرچہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام ہی لیا ہو۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبد اللہ بن قعود
رکن: عبد اللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

فتویٰ: ۳۰۰۸



ایسے لوگوں سے سروکار نہ رکھیں

(سوال):..... ہمارا قبیلہ شمالی سرحد پر قیام پذیر ہے، ہمارا اور عراق کے بعض قبائل کا باہم تعلق اور میل جول رہتا ہے۔ وہ لوگ بت پرست شیعہ ہیں، جو قبے بنا کر ان کو پوجتے ہیں اور ان قبوں کا نام حسن و حسین اور علی رکھتے ہیں۔ اٹھتے ہوئے یا علی، یا حسین کہتے ہیں۔ ہمارے قبیلوں کے بعض افراد نے ان سے شادی بیاہ کے تعلقات قائم کر لئے ہیں اور ہر طرح کا میل جول قائم کر لیا ہے۔ میں نے انہیں نصیحت کی، لیکن انہوں نے سنی ہی نہیں۔ وہ اونچے عہدوں پر فائز ہیں اور میرے پاس اتنا علم نہیں کہ انہیں سمجھا سکوں، لیکن میں ان کی حرکتوں کو ناپسند کرتا ہوں اور ان سے میل جول نہیں رکھتا۔ میں نے سنا ہے کہ ان کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز نہیں، یہ لوگ ان کا ذبیحہ کھا لیتے ہیں اور بالکل خیال نہیں کرتے۔ آپ سے گزارش ہے کہ ارشاد فرمائیں مذکورہ بالا صورت حال میں ہمارا کیا فرض ہے؟

(جواب):..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ

وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

جب صورت حال یہ ہو جو آپ نے ذکر کی ہے کہ وہ سیدنا علی، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) وغیرہ کو پکارتے ہیں تو وہ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ جس کی وجہ سے انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس لیے انہیں مسلمان لڑکیوں کا رشتہ دینا جائز نہیں اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا بھی جائز نہیں، نہ ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوْا ۚ وَآٰمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ۚ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوْا ۚ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ۚ وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (البقرہ: ۲/ ۲۲۱)

”اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ وہ (مشرک) تمہیں اچھی لگے اور مشرکوں کو رشتہ نہ دو حتیٰ کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اور مومن غلام مشرک مرد سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے اذن سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لیے اپنے احکام بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔“

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبد اللہ بن قعود
رکن: عبد اللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عفی
صدر: عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز



شیعی عقائد سے متعلق اہم کتب

سوال:..... حسب استطاعت شیعہ کے عقائد بیان فرمائیں۔

جواب:..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں۔ ان میں سے کچھ غلو کے مرتکب ہیں، کچھ اس قدر غلو نہیں کرتے۔ آپ ان کتابوں کا مطالعہ کریں جن میں علماء نے ان کے فرقوں کی تفصیل اور ہر فرقے کا الگ الگ عقیدہ بیان کیا۔ مثلاً ”مقالات الاسلامیین“ تصنیف ابوالحسن اشعری، ”منہاج السنۃ“ تصنیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، ”الفرق بین الفرق“ تصنیف عبد بغدادی رحمہ اللہ، ”الملل والنحل“..... ”الممل والنحل“ از ابن حزم رحمہ اللہ اور ”مختصر تحفہ اثنا عشریہ“ وغیرہ، تاکہ آپ ان کے عقائد سے بخوبی واقف ہو سکیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی نَبِیْنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبد اللہ بن قعود
رکن: عبد اللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عصفی
صدر: عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

فتویٰ: ۸۱۸۷



شیعہ کے متعدد فرقے ہیں

سوال:..... کیا موجودہ دور کے تمام شیعہ یا ان کے لیڈر کافر ہیں؟

جواب:..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

موجودہ دور کے بہت سے فرقے ہیں۔ ان کے بارے میں آپ موجودہ دور کے علماء کی

کتابیں پڑھے تاکہ آپ کو ان کے بارے میں حکم کا تفصیل سے علم ہو سکے۔ آپ مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں۔ علامہ محمود شکاری آلوسی کی ”مختصر تحفہ اثنا عشریہ“ محب الدین خطیب کی ”الخطوط العریضہ“ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ”منہاج السنہ اور امام ذہبی رحمہ اللہ کی ”المنتقى“۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود
رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتویٰ: ۸۵۶۴



شیعہ کا سب سے بڑا گمراہ فرقہ

(سوال):..... آپ کا شیعہ کے بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ خصوصاً وہ شیعہ جو اس بات کے قائل ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبوت کا مقام حاصل ہے اور جبریل علیہ السلام غلطی سے حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے گئے تھے؟

(جواب):..... الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحَدَّہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

شیعہ کے بہت سے فرقے ہیں۔ ان میں سے جو اس بات کا قائل ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام نبوت کے حامل ہیں اور جبریل علیہ السلام غلطی سے حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے گئے تھے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود
رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتویٰ: ۸۸۵۲



اہلسنت اور شیعہ میں اختلافات اصولی ہیں

(سوال):..... گزارش ہے کہ اہل سنت اور شیعہ کے مابین اختلاف کی وضاحت فرمائیں اور یہ بتائیں کہ ان میں سے کون سا فرقہ اہل سنت سے زیادہ قریب ہے؟

(جواب):..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَبَعْدُ:

اہل سنت والجماعت اور شیعہ کے درمیان تو حید، نبوت اور امامت وغیرہ کے متعلق بہت سے امور میں اختلاف ہے۔ بہت سے علماء نے اس موضوع پر اپنی کتابوں میں روشنی ڈالی ہے۔ مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ”منہاج السنۃ“ میں، شہرستانی نے ”المملک والنحل“ میں، ابن حزم نے ”المملک والنحل“ میں اور دیگر علماء نے بھی لکھا ہے مثلاً محب الدین خطیب کی تصنیف ”الخطوط العریضۃ“ اور ”مختصر تحفۃ اثنا عشریہ“۔ آپ مذکورہ بالا کتابوں میں اس موضوع کا مطالعہ کریں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود
رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتویٰ: ۹۲۴۷



رافضی عوام کا حکم

(سوال):..... اثنا عشریہ کے رافضی عوام کا کیا حکم ہے؟ کیا کسی گمراہ فرقے کے علماء اور عوام کے متعلق کفر یا فسق کا حکم لگانے میں فرق بھی ہوتا ہے؟

(جواب):..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

عوام میں سے جو شخص کفر و ضلالت کے کسی پیشوا کا ساتھ دے، زیادتی اور سرکشی کرتے ہوئے ان کے بڑوں اور سرداروں کی حمایت کرے، اس پر انہی کی طرح کفر یا فسق کا حکم لگایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكُفْرَيْنَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَلَيْتَنَّا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّنَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَهُمُ لَعْنًا كَبِيرًا ۝﴾

(الاحزاب: ۳۳/ ۶۳-۶۸)

”لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں کہ شاید قیامت جلد ہی واقع ہونے والی ہے۔ بے شک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لیے دکھتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست اور کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ کہیں گے کہ

اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ وہ کہیں گے ”یا رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ یا رب! انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔“

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات پڑھیے (سورۃ بقرہ آیت: ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، سورۃ الاعراف آیت: ۳۷، ۳۸، ۳۹۔ سورۃ ابراہیم آیت: ۲۱، ۲۲۔ سورۃ الفرقان آیت: ۲۸، ۲۹۔ سورۃ قصص آیت: ۶۲، ۶۳، ۶۴۔ سورۃ سباء آیت: ۳۱، ۳۲، ۳۳۔ سورۃ الصافات آیت: ۲۰ تا ۳۶، سورۃ مومن آیت: ۴۷ تا ۵۰) اس کے علاوہ بھی اس مفہوم کی بہت سی آیات اور احادیث ہیں۔ نبی ﷺ نے مشرکین کے سرداروں سے بھی جنگ کی اور عام مشرکوں سے بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل بھی یہی رہا۔ انہوں نے سرداروں اور پیروکاروں میں کوئی فرق نہیں کیا۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبداللہ بن قعود
رکن: عبداللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

فتویٰ: ۹۴۲۰



شیعہ ایک نوا ایجاد مذہب ہے

(سوال):..... کیا شیعہ امامیہ کا فرقہ بھی اسلامی فرقہ ہے، اسے کس نے ایجاد کیا؟ کیونکہ شیعہ اپنے مذہب کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اگر شیعہ کا مذہب اسلامی مذہب نہیں ہے تو ان میں اور اسلام میں کیا اختلافات ہیں؟ آپ سے گزارش ہے کہ واضح، تسلی بخش اور مدلل جواب دیں، خصوصاً مذہب شیعہ اور ان کے عقائد کے متعلق بتائیں اور اسلام میں

نئے ایجاد ہونے والے بعض مسالک بیان کریں۔

(جواب):..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَعْدُ:

شیعہ امامیہ مذہب اپنے اصولی اور فروعی مسائل کے لحاظ سے ایک نو ایجاد مذہب ہے آپ ”الخطوط العریضہ“ ”مختصر تحفہ اثنا عشریہ“ اور شیخ الاسلام کی کتاب ”منہاج السنہ“ کا مطالعہ کریں۔ ان کتابوں میں ان کی بہت سی بدعات مذکور ہیں۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة

رکن: عبد اللہ بن قعود
رکن: عبد اللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عقیفی
صدر: عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

فتویٰ: ۱۱۴۶۱



خمینی کے نظریات کی ایک جھلک

(سوال):..... نائیجیریا میں مسلمان نوجوانوں میں ایرانی شیعہ انقلاب اور آیت اللہ خمینی کی محبت بہت پھیل گئی ہے۔ یہ نوجوان سمجھتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں ایران کے سوا کوئی اسلامی حکومت شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتی اور آیت اللہ خمینی کے سوا کسی مملکت کا سربراہ مسلمان نہیں۔ اب نائیجیریا میں ان کی دعوت پھیلنے لگ گئی ہے۔ اس لیے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ایران کے شیعہ اور اس حکومت کے سربراہ آیت اللہ خمینی اور اس کی دعوت کے متعلق وضاحت سے بیان فرمائیں، ہم ان شاء اللہ اس کا ترجمہ اگر ہو سکا تو انگریزی زبانوں میں کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ اس ملک میں ہمیں اس عقیدے سے نجات مل سکے۔ کیونکہ

ایران کی حکومت نائیجیریا میں مسلمانوں کو ہر ماہ بہت سی کتابیں بھیجتی ہے۔ لہذا ہمیں فتویٰ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برکت دے۔

(جواب):..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحَدَہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَعْدُ:

ان نوجوانوں کا یہ خیال کہ اسلامی دنیا میں ایران کے سوا کوئی اسلامی حکومت شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کرتی اور آیت اللہ خمینی کے سوا کسی مملکت کا سربراہ مسلمان نہیں، ایک غلط خیال بلکہ جھوٹ اور افتراء ہے۔ جس طرح کہ حکومت ایران اور اس کے سربراہ کے عقیدے و عمل سے واضح ہے۔ اثنا عشری امامیہ شیعہ نے اپنی کتابوں میں اپنے اماموں سے نقل کیا ہے کہ وہ قرآن مجید جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حفاظ قرآن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعاون سے جمع کیا تھا وہ اصل قرآن میں تحریف، یعنی کمی، زیادتی، بعض الفاظ اور جملوں میں تبدیلی اور بعض آیات اور سورتوں کو حذف کر کے تیار کیا گیا تھا۔ جو شخص بھی حسین بن محمد تقی نوری طبرسی کی کتاب ”فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب“ پڑھے گا، جس میں قرآن مجید کی تحریف ثابت کی گئی ہے، اور اس طرح کے دوسرے افراد کی وہ کتابیں پڑھے گا جو رافضیوں کی تائید اور ان کے مذہب کی اثبات میں لکھی گئی ہیں مثلاً ابن مظفر کی ”منہاج الکرامہ“ اس کے سامنے یہ تمام باتیں واضح طور پر آجائیں گی۔ اسی طرح وہ سنت نبوی کے صحیح مجموعوں مثلاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی طرف توجہ نہیں کرتے اور عقیدے یا فقہ کے مسائل معلوم کرنے کے لیے ان کتب احادیث کو استدلال کے قابل نہیں سمجھتے اور قرآن مجید کے فہم و تفسیر کے لیے ان پر اعتماد نہیں کرتے بلکہ انہوں نے حدیث کی اپنی کتابیں بنا رکھی ہیں اور اپنے الگ الٹے سیدھے اصول بنا رکھے ہیں جن سے وہ اپنے خیال میں صحیح اور ضعیف روایات میں امتیاز کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک اصول یہ ہے کہ وہ ان بارہ اماموں کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں جنہیں وہ معصوم قرار دیتے ہیں۔ پھر انہیں قرآن مجید اور صحیح سنت کا علم کیسے حاصل

ہوسکتا ہے؟ اور وہ شریعت کے پختہ اصول و احکام کہاں سے معلوم کر سکتے ہیں جن کو وہ اپنی ایرانی قوم پر نافذ کر سکتے ہیں جن پر وہ حکومت کر رہے ہیں۔ ان حقائق کی موجودگی میں یہ کس طرح کہا جاسکتا ہے کہ آیت اللہ خمینی کے علاوہ کوئی مسلمان سربراہ مملکت موجود نہیں۔ جبکہ خمینی نے اپنی کتاب ”حکومت اسلامیہ“ میں صفحہ ۵۲ پر ”ولایت تکوینی“ کے عنوان سے لکھا ہے: ”ائمہ کرام کو مقام محمود، درجہ بلند اور خلافت تکوینی حاصل ہے، ان کی حکومت اور اقتدار کائنات کے ہر ذرے پر قائم ہے اور ہمارے مذہب کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے، نہ کوئی نبی اور رسول۔“ اور یہ واضح جھوٹ اور کھلا بہتان ہے۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کریں ”مختصر تحفہ اثنا عشریہ“ از علامہ محمود شکاری آلوسی، ”الخطوط العریضہ“ از محب الدین خطیب، ”منہاج السنۃ النبویہ فی نقض کلام الشیعہ والقدریہ“ از علامہ شیخ احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ اور لمنشی من منہاج السنۃ“ از ذہبی۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

اللجنة الدائمة

رکن: عبد اللہ بن قعود
رکن: عبد اللہ بن غدیان
نائب صدر: عبدالرزاق عصفی
صدر: عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز



کیا ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے؟

(سوال)..... کیا ابراہیم علیہ السلام شیعہ تھے؟

(جواب)..... لفظ شیعہ کا معنی گروہ اور فرقہ ہے۔ قرآن مجید میں لفظ شیعہ کسی خاص مذہب کے

لیے مستعمل نہیں ہوا۔ شیعہ حضرات کا اپنے مذہب کی حقانیت کے لیے سورۃ الصافات کی آیت

۸۳ ﴿وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ﴾ پیش کرنا درست نہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے

یہ جو لفظ استعمال کیا گیا ہے، اس کا معنی گروہ ہے نہ کہ موجودہ شیعہ۔ آیت کا صاف مطلب یہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا نوح علیہ السلام کے گروہ سے تھے، یعنی جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام بھی نبی تھے۔ قرآن مجید نے جہاں ابراہیم علیہ السلام کے دین کا ذکر کیا ہے، وہاں یوں ارشاد فرمایا ہے:

﴿مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾ (آل عمران: ۶۷/۳)

”ابراہیم علیہ السلام یہودی تھے اور نہ عیسائی لیکن وہ تو یک سو مسلم تھے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کا دین بیان کرتے ہوئے ﴿حَنِيفًا مُّسْلِمًا﴾ کہا ہے۔ اگر وہ مذہباً شیعہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے: ”مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ شَيْعَةً“ لیکن قرآن میں اس طرح مذکور نہیں۔
قرآن مجید میں اکثر و بیشتر مواقع پر لفظ شیعہ شریروں، فساد یوں اور فتنہ بازوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شَيْعِ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ

رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝﴾ (الحجر: ۱۰/۱۱)

”البتہ ہم نے آپ سے پہلے کئی رسول اگلے شیعوں میں بھیجے اور ان کے پاس

کوئی بھی رسول نہیں آیا مگر وہ ان سے مذاق کرتے تھے۔“

اگر لفظ شیعہ سے مراد شیعہ فرقہ ہے تو پھر اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسولوں کے ساتھ مذاق کرنے والے شیعہ تھے۔ اس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر عمار علی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

”یہاں شیعہ سے مراد وہ کافر ہیں جو رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرتے تھے۔“

(تفسیر عمدة البیان ۲/ ۱۷۴)

﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِّنْ

تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَيُذِيقَ بَعْضُكُم بَأْسَ بَعْضٍ ﴿٦٥﴾

(الانعام: ۶۵)

”کہہ دیجیے اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تم کو شیعہ بنا کر آپس میں لڑا دے۔“
اگر لفظ ﴿شِيعًا﴾ سے شیعہ فرقہ مراد ہے تو ان کے عذاب الہی میں گرفتار ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس آیت کے متعلق شیعہ مفسر عمار علی نے لکھا ہے:

”اس آیت میں لفظ ﴿شِيعًا﴾ شریروں، فساد یوں اور فتنہ بازوں پر بولا گیا ہے۔“ (عمدة البیان ۱ / ۳۵۳)

﴿إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيعًا﴾ (القصص: ۲۸ / ۴)
”بے شک فرعون نے زمین میں سرکشی کی اور وہاں کے رہنے والوں کو شیعہ بنا دیا۔“
اس آیت سے معلوم کہ لوگوں کو شیعہ بنانے والا فرعون تھا۔

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا﴾ (الروم: ۳ / ۳۱، ۳۲)

”اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ شیعہ تھے۔“

اس آیت کی تفسیر میں شیعہ مفسر نے لکھا ہے:

”اس آیت میں شیعہ..... مشرکوں، بت پرستوں، دشمنان دین اور یہود و نصاریٰ کو کہا گیا ہے۔“ (عمدة البیان: ۳ / ۱۳)

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾

(الانعام: ۱ / ۱۵۹)

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور شیعہ ہو گئے، ان سے

آپ کا کوئی تعلق نہیں۔“

اس آیت نے صراحت کر دی کہ اللہ کے رسول ﷺ کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں۔ جس فرقہ سے اللہ کے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہ ہو، اس کے گمراہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں لفظ شیعہ گروہ بندی کے معنی میں ہے۔ اگر لفظ شیعہ سے خاص فرقہ مراد لیں تو خود سمجھ لیں کہ مذکورہ پانچ آیات میں شیعہ کسے کہا گیا ہے۔

کیا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلا فصل اور مشکل کشا ہیں؟

(سوال):..... کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہیں اور خلیفہ بلا فصل ہیں، کیا ایسا عقیدہ کتاب و سنت کے خلاف نہیں؟

(جواب):..... اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کئی ایک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَآلَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)) ❶

”جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ! جو علی سے دوستی

لگائے تو بھی اسے دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔“

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم اس کے الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ یہاں مولیٰ سے مراد دوست ہے۔ یہاں مولیٰ سے مراد خلیفہ بلا فصل ہے اور نہ مشکل کشا اور حاجت روا۔ بلکہ خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مشکل کشا اللہ تبارک و تعالیٰ ہے، جو ہر کسی کے نفع و نقصان کا مالک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

❶ مسند احمد: ۵/۴۱۹ - ۱/۸۴، طبرانی کبیر: ۴۰۵۲، مجمع الزوائد: ۹/۱۲۸، ۱۰/۱۴۶۱،

سند بزار: ۲۵۱۹، کتاب السنة لابن ابی عاصم: ۲/۵۹۰، ابن حبان: ۲۲۰۵، ترمذی: ۳۷۱۲،

سلسلة الأحادیث الصحيحة: ۱۷۵۰.

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ ۝﴾ (یونس: ۱۰/۱۰۷)

”اور اگر اللہ تمہیں کوئی تکلیف پہنچا دے تو اسے دور کرنے والا کوئی نہیں مگر صرف وہی (اللہ تعالیٰ) اور اگر وہ آپ کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں، وہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا کرتا ہے اور وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔“

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ مشکل اور مصیبت کو دور کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ
الْأَرْضِ طَءَ إِلَهَ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (النمل: ۲۷/۶۲)

”بے کس ولاچار جب پکارے تو ان کی پکار کو قبول کر کے کون مصیبت کو دور کرتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟
(جو مشکل حل کر سکے) تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔“

نبی کریم ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ
الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ
قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ
يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ)) ❶

”اور جب بھی تو سوال کرے اللہ سے سوال کر اور جب بھی تو مدد طلب کرے اللہ

تعالیٰ سے مدد طلب کر۔ یقین کر لے بلاشبہ اگر ساری امت اس بات پر جمع ہو جائے کہ وہ تجھے کسی چیز سے نفع پہنچائے تو وہ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ اور اگر ساری امت تجھے نقصان پہنچانے پر اکٹھی ہو جائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا ہے۔“

مذکورہ بالا آیات اور صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے نفع و نقصان کا مالک، مشکل کشا اور حاجت روا صرف اللہ کی ذات ہے، کائنات میں سے کوئی فرد بھی کسی کے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے یہ بات سمجھا دی کہ آپ کی امت میں سے کوئی شخص بھی خواہ وہ نیک ہو یا بد، امیر ہو یا غریب، حکمران ہو یا رعایا، الغرض کوئی بھی کسی کی قسمت کا مالک نہیں۔ ہر قسم کا اختیار اللہ کے پاس ہے وہی مختار کل، مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔

شیعہ اثنا عشریہ اور قرآن

(سوال)..... کیا شیعہ اثنا عشریہ ہمارے قرآن پر ایمان نہیں رکھتے؟

(جواب)..... اللہ وحدہ لا شریک نے اپنے انبیاء و رسل پر کتب و صحائف نازل فرمائے اور اس سلسلے کی آخری کڑی امام اعظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر بذریعہ جبریل امین قرآن نازل کیا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾

(البقرة: ۹۷-۹۸)

”آپ کہہ دیں جو شخص جبریل (علیہ السلام) کا دشمن ہے جس نے آپ کے دل پر اس

قرآن کو اللہ کے حکم سے اتارا ہے جو اس چیز کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس کے سامنے ہے اور یہ ہدایت و خوشخبری ہے ایمان والوں کے لیے جو شخص اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبریل اور میکائیل کا دشمن ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھی کافروں کا دشمن ہے۔“

اس آیت کریمہ میں واضح کیا گیا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام یہ قرآن لے کر رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹/۱۰)

”بے شک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

(فصلت: ۴۱، ۴۲)

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے قرآن حکیم کے ساتھ کفر کیا جب وہ ان کے پاس آیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک زبردست کتاب ہے، باطل نہ سامنے سے اس پر آ سکتا ہے اور نہ پیچھے سے، یہ ایک حکیم و حمید کی نازل کردہ ہے۔“

معلوم ہوا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس میں باطل کو دخل نہیں اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب ذوالجلال والا کرام نے لے رکھی ہے۔ قرآن حکیم لا ریب کتاب ہے، اس میں تبدیلی و تحریف ناممکن ہے۔ قرآن حکیم کا اعجاز ہے کہ اس جیسی کتاب کوئی لا سکتا ہے اور نہ لاسکے گا۔ نبی کریم ﷺ نے جب یہ وحی الہی لوگوں کو سنانا شروع کی تو کفار نے کہا: اس میں کچھ ترمیم کر لو، تب ہم آپ (ﷺ) کی بات مان سکتے ہیں۔ تو ارشاد الہی ہوا:

﴿وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
 اِنَّتِ بَقْرَانٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدَّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَ لَكَ مِنْ تِلْقَايْ
 نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَيَّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ
 يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾ (يونس: ۱۰/۱۵)

”اور جب ان پر ہماری واضح آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی توقع نہیں رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو۔ آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیجیے کہ میرا یہ کام نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی تغیر و تبدل کر لوں، میں تو بس اس وحی کا پیروکار ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔“

معلوم ہوا کہ وحی الہی قرآن میں تغیر و تبدل کا حق کسی کو نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن حکیم ایک مکمل جامع کتاب ہے، اس میں کسی قسم کا شبہ، تغیر و تبدل اور تحریف ممکن نہیں۔ جس طرح نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کرنے کے لیے کہا انہوں نے اسی طرح اس کو جمع کر دیا۔ قرآن کی تحریف کا قائل مسلمان نہیں ہے۔ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے نصاریٰ کا یہ الزام نقل کیا ہے:

((وَاَيْضًا فَاِنَّ الرَّوَافِضَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَصْحَابَ نَبِيِّكُمْ بَدَّلُوْا
 الْقُرْآنَ وَاسْقَطُوْا مِنْهُ وَزَادُوْا فِيْهِ)) ❶

”نیز روافض دعویٰ کرتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قرآن پاک کو تبدیل کر دیا ہے اور اس میں سے کچھ آیات ساقط کر دی ہیں اور کچھ زیادہ کر دی ہیں۔“

اس کا جواب دیتے ہوئے امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَأَمَّا قَوْلُهُمْ فِي دَعْوَى الرِّوَاظِ تَبْدِيلُ الْقِرَاءَاتِ فَإِنَّ الرِّوَاظِ لَيْسُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّمَا هِيَ فِرْقٌ حَدَثَ أَوَّلُهَا بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَ مَبْدَأُهَا إِجَابَةُ مِمَّنْ خَذَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِدَعْوَةٍ مَنْ كَادَ الْإِسْلَامَ وَهِيَ طَائِفَةٌ تَجْرِي مَجْرَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِي الْكُذِبِ وَالْكَفْرِ)) ❶

”رہا نصاریٰ کا یہ کہنا کہ روافض کا دعویٰ ہے کہ صحابہ نے قرآن تبدیل کر دیا تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ روافض کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہے۔ یہ ایسے فرقے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ۲۵ سال بعد پیدا ہوئے اور ان فرقوں کی ابتدا اس شخص کی دعوت کو قبول کرنے کی وجہ سے ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے خلاف سازشیں کرنے والوں کا داعی ہونے کی وجہ سے ذلیل و رسوا کر دیا تھا اور یہ روافض کا گروہ جھوٹا ہونے اور کفر میں یہود و نصاریٰ کے راستے پر گامزن ہے۔“

حافظ ابن حزم اندلسی رحمہ اللہ کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ اہل حدیث کے نزدیک تحریف قرآن کا قائل مسلمان نہیں ہے۔ روافض کو انہوں نے مسلمانوں میں شمار کیا۔ اس لیے کہ یہ لوگ تحریف قرآن کے قائل اور عقائد فاسدہ رکھتے تھے۔ شیعہ حضرات کا ایمان موجودہ قرآن کریم پر ہے اور نہ ہو ہی سکتا ہے۔ اس کی وجوہات درج ذیل ہیں:

۱۔ شیعہ حضرات کے عقائد کا جزو لاینفک ہے کہ ناقلاً قرآن اور راویان دین اسلام، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت جھوٹی تھی، ان میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس نے حق و صداقت کو دل و جان سے قبول کیا ہو۔ اور ان کے نزدیک اصحاب رسول ﷺ کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اور دیگر ہزاروں صحابہ کی تعداد میں

موجود تھا۔ دوسرا گروہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے چند ساتھیوں پر مشتمل تھا۔ پہلے گروہ کے جھوٹ کا نام انہوں نے نفاق رکھا ہے اور دوسرے گروہ کے جھوٹ کا نام تقیہ رکھا ہے۔ شیعہ حضرات کا ثقہ الاسلام ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی لکھتا ہے کہ امام باقر نے فرمایا:

((كَانَ النَّاسُ أَهْلَ رِدَّةٍ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ وَمَنْ الثَّلَاثَةُ؟ فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو ذَرٍّ الْغَفَارِيُّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ))^①

”نبی ﷺ کی وفات کے بعد لوگ مرتد ہو گئے تھے، سوائے تین اشخاص کے۔“ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: ”وہ تین کون ہیں؟“ تو انہوں نے کہا:

”مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی (رضی اللہ عنہم)۔“

قاضی نور اللہ شوشتری نے لکھا ہے کہ امام باقر سے روایت ہے:

((ارْتَدَّ النَّاسُ إِلَّا ثَلَاثَ نَفَرٍ سَلْمَانٌ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ.))^②

”تین کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ سلمان فارسی، ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود (رضی اللہ عنہم)۔“

اس کے بعد لکھتا ہے:

((يَعْنِي حَضْرَتِ إِمَامِ فَرْمُودَ كَهْ جَمِيعِ مَشَاهِيرِ صَحَابِهِ كَهْ اسْتِمَاعِ نَصِ نَبَوِي دَر بَابِ خِلَافَتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ نَمُودِه بُوْدَنْدِ مَرْتَدِ شَدَنْدِ اِلَا سَهْ نَفَرِ كَه سَلْمَانُ وَابُو ذَرٍّ وَمِقْدَادُ اسْت.))^③

① کتاب الروضة من الكافي: ۲۴۵/۸.

② مجالس المومنین: ۲۰۳/۱.

③ مجالس المومنین: ۲۰۳/۱.

”امام باقرؑ نے فرمایا: ”تمام مشہور صحابہ امیر المومنین کی خلافت کے بارے میں نص نبوی سننے کے باوجود پھر گئے اور مرتد ہو گئے سوائے تین اشخاص کے، یعنی سلمان، ابوذر اور مقداد۔“

احمد بن علی الطبرسی نے لکھا ہے:

((وَمَا مِنْ أُمَّةٍ أَحَدٌ بَايَعَ مُكْرَهَا غَيْرَ عَلِيٍّ وَارْبَعَتَنَا))^①

”امت میں سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جس نے دلی رضا مندی کے بغیر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی ہو، علی رضی اللہ عنہ اور چار اشخاص کے سوا یعنی ابوذر، سلمان، مقداد اور عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہم)۔“

طبرسی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ تمام امت مسلمہ نے دل و جان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی، صرف مذکورہ چار اشخاص ایسے تھے جنہوں نے مجبوراً بیعت کی اور جو بات ان کے دل میں تھی وہ زبان پر نہ تھی۔ یعنی ان کا ظاہر و باطن ایک نہ تھا (العیاذ باللہ) زبان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور دل سے کسی اور کے ساتھ۔ شیخ الطائفہ الامامیہ ابو جعفر الطوسی رقمطراز ہیں:

((عَنْ حُمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مَا أَقَلَّنَا لَعْنًا عَلَى شَاةٍ مَا أَفْنَيْنَاهَا قَالَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ فَقُلْتُ بَلَى، قَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ ذَهَبُوا إِلَّا وَأَشَارَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً))^②

”حمران نے کہا میں نے امام باقر سے کہا: ”ہماری تعداد کس قدر کم ہے، اگر ہم ایک بکری پر جمع ہوں تو اسے بھی ختم نہ کر پائیں۔“ امام نے کہا: ”میں تجھے اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں؟“ میں نے کہا: ”کیوں نہیں؟“ فرمایا: ”مہاجرین و انصار تین کے علاوہ سب چلے گئے، یعنی مرتد ہو گئے تھے۔“

شیعہ حضرات کے مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد تمام صحابہ (العیاذ باللہ) مرتد ہو گئے تھے اور یہ عقیدہ انہوں نے اپنے مزعومہ ائمہ معصومین سے نقل کیا ہے۔ شیعہ حضرات کا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں موقف مزید معلوم کرنا ہو تو اسد حیدر کی کتاب ”الصحابۃ فی نظر الشیعۃ الامامیۃ“ مطبوعہ قاہرہ اور باقر مجلسی کی ”بحار الأنوار“ سے مطاعن پر مشتمل جلدوں کا مطالعہ کریں۔ جس سے یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک دین اسلام کے راویان اور ناقلان قرآن جھوٹے تھے، جب تک عدالت و عظمت صحابہ کو شیعہ حضرات تسلیم نہیں کر لیتے اتنی دیر تک ان کا قرآن حکیم پر ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ اور صحابہ پر تبر اور سب و شتم کرنا ان کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدے کی موجودگی میں قرآن حکیم پر ایمان محال و ناممکن ہے۔ تقیہ اور کتمان کے بارے میں اصول کافی وغیرہ کتب کا مطالعہ کر لیں۔

شیعہ علماء کے اقرار کے مطابق اس قرآن کو خلفائے ثلاثہ نے جمع کیا اور انہی کے انتظام و انصرام سے یہ پوری دنیا میں پھیلا یا گیا اور اس موجودہ قرآن کی قابل و ثوق تصدیق ان کے ائمہ معصومین سے نہیں ملتی۔ اور خلفائے ثلاثہ کے متعلق شیعہ کا عقیدہ ہے کہ وہ دین دشمن تھے اور اسلام کے لبادے میں حصول حکومت کے لیے رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع تھے اور آپ ﷺ پر ان کا رعب و دبدبہ اس قدر تھا کہ آپ ﷺ ان سے پوچھے بغیر کوئی کام سر انجام نہیں دیتے تھے۔ اور ان کے رعب کی وجہ سے آپ ﷺ خلافت بلا فصل کا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لیے کھلے عام واضح اور دو ٹوک اعلان نہ کر سکے۔ لہذا جو چیز دین دشمن لوگوں نے لکھ کر پھیلا دی ہو وہ معتبر اور قابل و ثوق کیسے ہو سکتی ہے؟ شیعہ حضرات کا کہنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو لوگ مرتد ہو گئے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خلاف ہو گئے اور اپنے لیے زمام حکومت پر قابض ہو گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے غسل اور کفن دفن کے بعد اپنے گھر میں محصور ہو کر قرآن تالیف کرنے لگے۔ جب قرآن پاک جمع کر لیا تو اسے انصار و

مہاجرین کے پاس لے کر آئے، اس لیے کہ اس بات کی انہیں رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ فصل الخطاب میں ہے:

((فَلَمَّا فَتَحَهُ أَبُو بَكْرٍ خَرَجَ فِي أَوَّلِ صَفْحَةٍ فَتَحَهَا فَضَايِعَ الْقَوْمِ
فَوَثَبَ عُمَرُ وَقَالَ يَا عَلِيُّ! أُرَدُّهُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ فَأَخَذَهُ عَلِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَانْصَرَفَ)) ❶

”جب اسے ابوبکر نے کھولا تو پہلے صفحہ پر قوم کی فضیحتوں اور رسوائیوں کا ذکر تھا تو عمر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: ”اے علی! اس کو لے جاؤ، ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔“ علی علیہ السلام نے اس قرآن کو لیا اور چلے گئے۔“

پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قاری قرآن کو بلا کر نیا قرآن لکھوایا گیا اور اس میں سے انصار و مہاجرین کی ذلت و رسوائی والی آیات کو نکال دیا گیا۔ (الاحتجاج للطبرسی ۱/ ۱۵۶)
دوسری روایت میں ہے کہ جب صحابہ نے کہا: ”ہمیں تمہارے جمع کردہ قرآن کی حاجت نہیں۔“ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَاللَّهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا)) ❷

”اللہ کی قسم! تم اس قرآن کو آج کے بعد کبھی نہیں دیکھو گے۔“

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیعہ حضرات کے نزدیک موجودہ قرآن کے جامع ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے اور انہوں نے اسے سیدنا زید بن ثابت سے لکھوا کر دنیا میں پھیلا دیا اور اصل قرآن جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا وہ تسلیم نہ کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے اسے غائب کر دیا۔ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا پھیلا یا ہوا قرآن ہی آج دنیا میں پڑھا جا رہا ہے اور اس کے حافظین دنیا کے ہر گوشے میں موجود ہیں۔ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں شیعہ حضرات کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔ ملا

❶ فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، ص: ۷.

❷ فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، ص: ۷.

باقر مجلسی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

((ابوبکر و عمر ہر دو کافر بودند و ہر کہ ایشاں

رادوست دارد کافر است .))^①

”ابوبکر و عمر دونوں کافر تھے اور ان سے دوستی رکھنے والا ہر فرد بھی کافر ہے۔“

(العیاذ باللہ)

اس کے بعد لکھتا ہے:

((ودریں باب احادیث بسیار است و در کتب متفرق است

و اکثر در بحار الانوار مذکور است .))^②

”اس بارے میں بہت سی روایات ہیں اور متفرق کتب میں موجود ہیں اور اکثر کا

ذکر ”بحار الانور“ میں موجود ہے۔“

بحار الانور باقر مجلسی ہی کی کتاب ہے، جو ۱۱۰ جلدوں میں چھپی ہے اور راقم الحروف کے

کتب خانہ میں موجود ہے۔ مجلسی نے لکھا ہے:

((اعتقاد ما در براءت آنستکہ بیزاری جو ینداز بت هائے

چهار گانه یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و زنان

چهار گانه یعنی عائشہ و حفصہ و ہند و ام الحکم و از جمیع

اشیاع و اتباع ایشاں و آنکہ ایشاں بدترین خلق خدا یند و آنکہ

تمام نمی شود اقرار بخدا و رسول و ائمہ مگر بہ بیزاری از

دشمنان ایشاں .))^③

”تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں سے بیزاری اختیار کریں،

② حق الیقین، ص: ۵۴۲.

① حق الیقین، ص: ۵۴۲.

③ حق الیقین ص ۵۳۹/

یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ سے اور چار عورتوں سے بیزاری اختیار کریں،
یعنی عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم سے اور ان کے تمام پیروکاروں سے اور یہ اللہ
کی مخلوق میں سے بدترین لوگ تھے اور یہ کہ اللہ، رسول اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں
ہوگا جب تک ان دشمنوں سے بیزاری نہ کریں۔“

مشہور شیعہ مفسر علی بن ابراہیم قمی رقمطراز ہیں:

”آیت ﴿وَكُرَّةَ إِلْيُكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ﴾ اس میں کفر

سے مراد ابوبکر، فسوق سے مراد عمر اور عصیان سے مراد عثمان ہیں۔“^①

مولوی مقبول حسین دہلوی لکھتا ہے:

”کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ﴿حَبَّ

إِلْيُكُمُ الْإِيمَانَ﴾ میں ایمان سے اور ﴿زَيْنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ میں ضمیر

غائب سے مراد جناب امیر المومنین ہیں اور ﴿كَرَّةَ إِلْيُكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ

وَالْعِصْيَانَ﴾ میں کفر سے مراد حضرت اول اور الفسوق سے مراد ہیں حضرت ثانی

اور العصیان سے حضرت ثالث۔“^②

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع کے نزدیک قرآن کا انتظام و انصرام
کرنے والے اور اسے نقل کروا کے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلانے والے خلفائے
راشدین رضی اللہ عنہم تھے چنانچہ ان کی سب سے زیادہ دشمنی ان کے ساتھ ہے اور ان سے بیزاری کا
اظہار کرنا ان کا عقیدہ ہے، اس عقیدے کی موجودگی میں یہ موجودہ قرآن پر کیسے ایمان رکھ
سکتے ہیں؟ کیونکہ اگر وہ اس قرآن کو مان لیں تو ان کا عقیدہ باطل ہو جاتا ہے۔

۳۔ تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ تحریف قرآن کے بارے میں شیعہ حضرات کی امہات الکتاب

① تفسیر قمی : ۳۱۹/۲، نیز دیکھیں: تفسیر الصافی : ۵۹۰/۲، تفسیر نور الثقلین : ۸۳/۵۔

② ترجمہ و تفسیر مقبول دہلوی، ص : ۲۸۳۔

میں دو ہزار سے زائد روایات موجود ہیں، جن میں پانچ قسم کی تحریف کا ذکر ہے: (۱) کمی (۲) زیادتی (۳) تبدیلی الفاظ (۴) تبدیلی حروف (۵) آیات و سورا اور کلمات کی خرابی ترتیب، پھر ان روایات میں شیعہ حضرات کے معتبر اور ثقہ علماء کے تین اقرار ہیں۔

(۱)..... یہ روایات متواتر ہیں اور ان کی تعداد مسئلہ امامت کے متعلق مروی روایت سے کم نہیں۔

(۲)..... یہ روایات تحریف قرآن پر صراحتاً دلالت کرتی ہیں۔

(۳)..... ان روایات کے مطابق شیعہ کا تحریف قرآن کا عقیدہ بھی ہے۔

ایران سے مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی شیعہ کی ایک کتاب ۱۲۹۸ھ میں بنام ”فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الأرباب“ شائع ہوئی، جس میں مؤلف نے ہر عقلی و نقلی طریقے سے یہ بات اپنے مذہب کی امہات الکتاب سے ثابت کی ہے کہ قرآن محرف و مبدل ہے۔ موجودہ قرآن پر شیعہ کا ایمان نہیں ہے۔ اور یہ شیعہ کے ثقہ علماء میں سے ہے اور شیعہ رجال کے تراجم پر ایران و ہندوستان سے جتنی کتب طبع ہوئیں ان میں سے اکثر کے اندر اس کا ذکر بڑے بھاری القابات سے کیا گیا ہے، مثلاً شیخ عباس قمی نے ”فوائد رضوی (ص: ۱۵)“ میں لکھا ہے:

((سَحَابُ الْفَضْلِ.....بَحْرُ الْعِلْمِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ سَاحِلٌ.))

”مرزا حسین بن محمد نوری فضل کا بادل..... اور علم کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔“

نیز ایک اور کتاب میں لکھا ہے:

((إِمَامُ أَيْمَةِ الْحَدِيثِ كِبَارُ رِجَالِ الْإِسْلَامِ.))^①

”حدیث کے اماموں کا امام ہے اور اسلام کے عظیم آدمیوں میں سے ہے۔“

معلوم ہوا کہ فصل الخطاب کا مؤلف شیعہ حضرات کے ہاں بڑا معتبر محدث اور بحر العلوم ہے اور یہ کتاب اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے روضہ میں بیٹھ کر مکمل کی ہے۔ اپنی کتاب کے آخری صفحہ پر لکھتا ہے:

((وَقَدْ فَرَغَ مِنْ تَنْمِيقِ هَذِهِ الْأَوْرَاقِ رَجَاءَ الْإِنْتِفَاعِ بِهَا فِي يَوْمٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقِ الْعَبْدِ الْمُذْنِبِ الْمُسِيءِ الْمُنْسِيِّ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ تَقَى النُّورِ الطُّبْرَسِيِّ فِي مَشْهَدِ مَوْلَانَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلَّيْلَتَيْنِ أَنْ بَقِيََا مِنْ شَهْرِ جُمَادَى الْآخِرَى مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْأَلْفِ .))

”امیر المؤمنین کے روضہ میں بیٹھ کر ان اوراق کے لکھنے سے بندہ گناہ گار حسین بن محمد تقی النوری الطبرسی ۲۸ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۲ھ میں قیامت والے دن نفع کی امید کرتے ہوئے فارغ ہوا۔“

اور یہ مقام شیعہ کے ہاں بابرکت اور اقدس البقاع ہے۔ اور جب یہ مؤلف فوت ہوا تو اسے نجف میں مشہد مرتضوی کے صحن میں دفن کیا گیا اور مشہد مرتضوی سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا روضہ شیعہ کے ہاں اتقیاء کے دفن کا مقام ہے۔ لہذا اس کتاب کا مؤلف ان کے ہاں بڑا معتبر محدث ہے اور اس نے فصل الخطاب لکھ کر ثابت کر دیا کہ شیعہ اس قرآن کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس کتاب میں لکھا ہے:

((أَنَّ الْأَخْبَارَ الدَّالَّةَ عَلَى ذَلِكَ تَزِيدُ عَلَى الْفَى حَدِيثٍ وَأَدْعَى اسْتِفَافَتَهَا جَمَاعَةٌ كَالْمُفِيدِ الْمُحَقِّقِ الدَّمَادِ وَالْعَلَّامَةِ الْمَجْلِسِيِّ وَغَيْرِهِمْ)) ❶

”تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی احادیث دو ہزار سے زائد ہیں اور ان کے

مشہور ہونے کا دعویٰ علماء کی ایک جماعت نے کیا ہے جیسے شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہ ہیں۔“

اس مؤلف نے سید نعمت اللہ الجزائری الشیعی کے حوالے سے لکھا ہے:

((إِنَّ الْأَصْحَابَ قَدْ أَطَبَقُوا عَلَى صِحَّةِ الْأَخْبَارِ الْمُسْتَفِيضَةِ بِلِ
الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ بِصَرِيحِهَا عَلَى وَقُوعِ التَّحْرِيفِ فِي الْقُرْآنِ
كَلَامًا وَمَادَّةً وَاعْرَابًا وَالتَّصْدِيقِ بِهَا)) ❶

”اصحاب امامیہ نے ان مشہور روایات کی صحت بلکہ تواتر پر اتفاق کیا ہے، ایسا تواتر جو صراحتاً قرآن میں تحریف پر دلالت کرتا ہے، یہ تحریف کلام و مادہ اور اعراب میں ہے اور ان روایات کی تصدیق پر بھی علمائے شیعہ نے اتفاق کیا ہے۔“

شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی میں روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
((إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ سَبْعَةَ
عَشَرَ آفَ آيَةٍ))

”بلاشبہ جو قرآن جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لے کر آئے اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔“

اس حدیث کی شرح میں ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے:

((فَالْخَبَرُ صَحِيحٌ وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ وَكَثِيرًا مِنَ الْأَخْبَارِ
الصَّحِيحَةِ صَرِيحَةٌ فِي نَقْصِ الْقُرْآنِ وَتَغْيِيرِهِ وَعِنْدِي أَنَّ
الْأَخْبَارَ فِي هَذَا الْبَابِ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنَى وَطَرَحُ جَمِيعِهَا يُوجِبُ
رَفْعَ الْإِعْتِمَادِ عَنِ الْأَخْبَارِ رَأْسًا بَلْ ظَنُّنِي أَنَّ الْأَخْبَارَ فِي هَذَا

البَابُ لَا يَقْصُرُ عَنْ أَخْبَارِ الْإِمَامَةِ فَكَيْفَ يُشْتَوْنَهَا بِالْخَبَرِ)) ❶

”یہ خبر صحیح ہے، پس مخفی نہ رہے کہ یہ خبر اور دیگر بہت ساری صحیح روایات صراحۃً قرآن پاک میں کمی اور تبدیلی پر دلالت کرتی ہیں اور میرے نزدیک تحریف قرآن کے مسئلہ میں روایات معنأً متواتر ہیں اور ان سب روایات کو ترک کرنا تمام ذخیرہ احادیث سے اعتماد کو اٹھانا ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ تحریف قرآن کی روایات مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں، اگر ان روایات کا اعتبار نہ ہوا تو مسئلہ امامت روایات سے کیسے ثابت کریں گے؟“

مرزا حسین بن محمد بن تقی نوری طبرسی لکھتا ہے:

((الْأَخْبَارُ الْكَثِيرَةُ الْمُعْتَبَرَةُ الصَّرِيحَةُ فِي وَقُوعِ السَّقْطِ وَدُخُولِ النُّقْصَانِ فِي الْمَوْجُودِ مِنَ الْقُرْآنِ)) ❷

”بہت ساری معتبر روایتیں موجودہ قرآن میں کمی پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں۔“

ملا فیض کا شانی لکھتا ہے:

((وَأَمَّا اعْتِقَادُ مَشَايِخِنَا فِي ذَلِكَ فَالظَّاهِرُ مِنْ ثِقَّةِ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْكَلِينِي أَنَّهُ كَانَ يَعْتَقِدُ التَّحْرِيفَ وَالنُّقْصَانَ فِي الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ كَانَ رَوَى رِوَايَاتٍ فِي هَذَا الْمَعْنَى فِي كِتَابِهِ الْكَافِي وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِقَدْحٍ فِيهَا مَعَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ أَنَّهُ كَانَ يَثِقُ بِمَا رَوَاهُ فِيهِ وَكَذَلِكَ أَسْتَاذُهُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُمِّي فَإِنَّ تَفْسِيرَهُ مَمْلُوءٌ مِنْهُ وَلَهُ غُلُوفٌ فِيهِ وَكَانَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الطَّبْرَسِيُّ فَإِنَّهُ أَيْضًا نَسَجَ عَلَى مِنْوَالِهِمَا فِي كِتَابِ الْإِحْتِجَاجِ)) ❸

❶ مرآة العقول فی شرح اخبار آل الرسول : ۵۲۵/۱۲ . ❷ فصل الخطاب ص : ۲۳۵ .

❸ مقدمہ تفسیر صافی : ۳۴/۱ .

”بہر کیف تحریف قرآن کے بارے میں ہمارے مشائخ کا عقیدہ تو ظاہر بات ہے کہ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی قرآن میں تحریف اور کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اپنی کتاب ”اصول کافی“ میں اس معنی کی روایات بیان کی ہیں اور ان پر جرح نہیں کی باوجود اس کے کہ انہوں نے اپنی کتاب کی ابتدا میں ذکر کیا ہے کہ جو روایات وہ اس میں لائیں گے اس پر انہیں اعتماد ہے۔ اسی طرح ان کے استاذ علی بن ابراہیم قمی کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ ان کی ”تفسیر قمی“ اس بات سے بھری پڑی ہے اور انہوں نے اس میں غلو سے کام لیا ہے اور شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی بھی ان دونوں کے منہج پر اپنی کتاب ”الاحتجاج“ میں چلے ہیں۔“

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ فقہ جعفریہ کی امہات الکتب میں دو ہزار سے زائد روایات تحریف قرآن پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ان کے ہاں متواتر روایات ہیں۔ ان کا مقام بھی وہی ہے جو مسئلہ امامت کی روایات کا ہے اور مسئلہ امامت ان کے ہاں اصول دین سے ہے۔ اگر ان روایات کا انکار کریں گے تو اپنے اصول دین کا انکار کرنا پڑے گا اور ان روایات میں اس بات کی تصریح ہے کہ قرآن محرف ہو چکا ہے، اس میں کمی بیشی، تبدیلی حروف و کلمات وغیرہ کی صورت میں ہوئی ہے اور تحریف قرآن پر ان کے ثقہ علماء کا اتفاق ہے۔ تفسیر قمی جو ان کی پہلی تفاسیر میں سے ہے اور بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے اور اس کا مؤلف علی بن ابراہیم قمی ان کے ہاں ثقہ محدث و مفسر ہونے کے ساتھ گیارہویں امام حسن عسکری کے دور کا ہے۔ اس میں تحریف قرآن پر دلالت کرنے والی کثیر روایات موجود ہیں اور اس کا شاگرد محمد بن یعقوب کلینی جو اصول کافی وغیرہ کا مؤلف ہے اور یہ کتاب ان کے ہاں ایسے ہی ہے جیسے ہمارے ہاں بخاری شریف ہے۔ یہ بھی تحریف قرآن کا قائل ہے اور اس کے علاوہ ان کے علماء کی بہت بڑی تعداد صراحتاً تحریف قرآن پر عقیدہ رکھتی ہے۔ بعض شیعہ حضرات اپنے چار علماء کا نام

لیتے ہیں کہ وہ تحریف کے قائل نہ تھے“

(۱) سید شریف مرتضیٰ (۲) شیخ صدوق

(۳) ابو جعفر طوسی (۴) ابو علی طبرسی

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی تحریف کے قائل تھے۔ انہوں نے قرآن کے محرف نہ ہونے کا قول تقیہ کرتے ہوئے اور بعض مصلحتوں کی بنیاد پر اختیار کیا کیونکہ سید شریف مرتضیٰ نے اپنے رسالہ ”المحکم والمتشابه المعروف بتعید النعمانی (ص: ۲۶)“ میں لکھا ہے:

((وَأَمَّا مَا حُرِّفَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَقَوْلُهُ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ فَحُرِّفَتْ إِلَى خَيْرِ أُمَّةٍ))

مقصود یہ ہے کہ اس آیت میں لفظ ”ائمہ“ کو ”امہ“ سے بدل دیا گیا ہے۔ اسی طرح کی کئی مثالیں شریف مرتضیٰ نے اس مقام پر ذکر کر کے واضح کر دیا کہ یہ اس بات کا قائل ہے کہ قرآن حکیم میں تحریف کی گئی ہے۔

مرزا حسین بن محمد نے فصل الخطاب میں ذکر کیا ہے کہ ان متقدمین میں کوئی موافق نہیں ہے۔ سید نعمت اللہ الجزائری الشیبی نے لکھا ہے:

((وَالظَّاهِرُ أَنَّ هَذَا الْقَوْلَ إِنَّمَا صَدَرَ مِنْهُمْ لِأَجْلِ مَصَالِحٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا سَدُّ بَابِ الطَّعْنِ عَلَيْهَا بِأَنَّهُ إِذَا جَازَ هَذَا فِي الْقُرْآنِ فَكَيْفَ جَازَ الْعَمَلُ بِقَوَاعِدِهِ وَأَحْكَامِهِ مَعَ جَوَازِ لُحُوقِ التَّحْرِيفِ لَهَا، كَيْفَ وَهُوَ لَاءِ الْأَعْلَامِ رَوَوْا فِي مُؤَلَّفَاتِهِمْ أَخْبَارًا كَثِيرَةً تَشْتَمِلُ عَلَى وَقُوعِ تِلْكَ الْأُمُورِ فِي الْقُرْآنِ وَإِنَّ الْآيَةَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ غُيِّرَتْ إِلَى هَذَا)) الأنوار النعمانية : ۲/ ۳۵۸

”ظاہر ہے کہ ان حضرات کا یہ انکار چند مصلحتوں پر مبنی تھا جن میں سے ایک یہ ہے کہ طعن کا دروازہ بند کرنے کے لیے کہ جب قرآن میں تحریف جائز ہے تو اس کے قواعد اور احکام پر عمل کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ باوجود اس کے قرآن میں تحریف کا واقع ہونا جائز ہے اور یہ قرآن کے غیر محرف ہونے کا عقیدہ کیسے رکھ سکتے تھے؟ جب کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت ساری ایسی روایات درج کی ہیں جو تحریف قرآن پر مشتمل ہیں اور بتاتی ہیں کہ فلاں آیت اس طرح نازل ہوئی پھر اس طرح بدل دی گئی۔“

معلوم ہوا کہ ان چاروں نے بھی تقیہ کرتے ہوئے اور بعض مصلحتوں کی بنا پر کہہ دیا کہ قرآن محرف نہیں حالانکہ یہ تحریف کے قائل تھے۔ بعض شیعہ یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس قرآن کو مانتے ہیں اور اسے ہی پڑھتے پڑھاتے ہیں، لہذا ہم کیسے اس کی تحریف کے قائل ہو سکتے ہیں؟ یہ بھی صرف مغالطہ ہے کیونکہ یہ تقیہ کی آڑ میں ایسا کہتے ہیں، ان کو یہ حکم ہے کہ جب تک بارہواں امام اصل قرآن لے کر نہیں آتا تم اسے ہی پڑھتے رہو، جب وہ اصل قرآن لے کر آئے گا تو پھر اس کی تلاوت ہوگی۔ مولوی مقبول دہلوی سورہ یوسف کی آیت (۴۹) میں ”يَعْصِرُونَ“ کے لفظ کے بارے میں لکھتا ہے:

”معلوم ہوتا کہ جب قرآن میں ظاہر اعراب لگا دیے گئے تو شراب خور خلفاء کی خاطر يُعْصِرُونَ کو يَعْصِرُونَ سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کے لیے ان کے کرتوت کی معرفت آسان کر دی۔ ہم اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کر دیں تم اس کو اس کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنے والے کا عذاب کم نہ کرو، ہاں جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو اصل حال سے مطلع کر دو۔ قرآن کو اس کی اس حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور انہی کے وقت میں وہ حسب تنزیل خدائے تعالیٰ پڑھا

جائے گا۔“^①

نیز دیکھیں شیعہ حضرات کی معتبر کتب ”الانوار النعمانیة : ۲ / ۳۶۰ ، المقدمة السادسة من تفسير الصافي : ۱ / ۲۵ ، بصائر الدرجات الجزء الرابع ، ص / ۱۹۳ .“

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ اس قرآن کو پڑھنے پر مجبور ہیں اور ان کے نزدیک اصل قرآن ان کا بارہواں امام صاحب العصر والزماں لے کر آئے گا۔ اس کے ظہور تک یہ اسے ہی پڑھتے رہیں گے، حقیقت میں ان کا اس پر ایمان نہیں ہے۔ لہذا واضح ہو گیا کہ ان کا ایمان قرآن پر ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ اگر یہ قرآن پر صحیح ایمان لے آئیں تو فقہ جعفریہ کا خون ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حقائق کو سمجھ کر صحیح عمل کی توفیق نصیب کرے اور باطل مذاہب سے محفوظ رکھے۔ شیعہ حضرات کے اس موقف کی تفصیل کے لیے ان کی کتاب ”فصل خطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب“ اور علامہ احسان الہی ظہیر رحمہ اللہ کی ”الشیعة والقرآن“ ملاحظہ ہو۔



کتب علماء الحنفية

في الرد على الرافضة المخذولة

- ۱: شم العوارض في ذم الروافض لملا على القاري شارح الفقه الأكبر .
- ۲: التحفة الاثنا عشرية لشاه عبد العزيز الدهلوی بالفارسية (اثنا عشر مجلد مخطوط)
- ۳: النفحات القدسية في الرد على الإمامية لأبي الثناء الألوسی علامة العراق (صاحب تفسیر روح المعاني)
- ۴: الأجوبة العراقية على الأسئلة الإيرانية للمؤلف السابق .
- ۵: الأجوبة العراقية على الأسئلة اللاهوتية للمؤلف السابق .
- ۶: نهج السلامة إلى مباحث الإمامة للمؤلف السابق .
- ۷: شرح حديث الثقلين للمؤلف السابق (بالفارسية) وترجمه أبو المعالي الألوسی إلى العربية .
- ۸: المنحة الإلهية مختصر التحفة الاثني عشرية لأبي المعالي محمود شكري الألوسی .
- ۹: صب العذاب على من سب الأصحاب للمؤلف السابق .
- ۱۰: السيوف المشرقة في أعناق أهل الزدقة لنصر الله الحسيني الحنفي واختصره أبو المعالي الألوسی .
- ۱۱: النوافض لظهور الروافض لميرزا الحنفي في القرن الحادي عشر .
- ۱۲: السيف المسلول على مبغضی أصحاب الرسول للشيخ ياسين القرضي البقاعي الحنفي في القرن الحادي عشر .
- ۱۳: رسالة في تكفير الرافضة لشمس الدين ابن كمال باشا من علماء القرن

التاسع .

١٤ : تنبيه الولاية والحكام على حكم شاتم خير الأنام لابن عابدين الشامي .

١٥ : اليمانيات المسلوقة على الرافضة المحذولة لزين العابدين بن يوسف

الكوراني من علماء القرن الحادي عشر .

١٦ : رسالة في تكفير الرافضة لشمس الدين ابن كمال باشا من علماء القرن

التاسع .

١٧ : إزالة الخفاء عن خلافة الخلفاء لشاه ولي الله الدهلوي .

١٨ . رد الشيعة لأحمد السرهندي (الملقب عد الحنفية بمجدد الألف

الثاني) (بالأردية)

١٩ : مطرقة الكرامة مرآة الإمامة للسهارنغوي .

٢٠ : هداية الرشيد إلى إفحام العنيد للمؤلف السابق . (بالأردية)

٢١ : هداية الشيعة لمحمد قاسم النانوتو . (بالأردية)

٢٢ : تنبيه الحائرین لعبد الشکور اللکهنوی . (بالأردية)

٢٣ : الآيات البينات لنواب محسن الملك .

٢٤ : الثورة الإبرانجة في ميزان الإسلام لمنظور نعماني الحنفی .

٢٥ : بطلان عقائد الشيعة لمحمد عبد الستار التونسي .

٢٦ : مذهب الشيعة لمحمد قمر الدين السيالوي (بالأردية)

٢٧ : إرشاد الشيعة لمحمد سرفراز خان (بالأردية)

٢٨ : تاريخ التشيع وأفكاره لمحمد طاهر الهاشمي (بالأردية)

٢٩ : الوثيقة التاريخية المسمى "تاريخی دستاویز" لضیاء الرحمن فاروقی ،

(بالأردية)

٣٠ : سيرة أم المومنین عائشة لمحمد أعظم طارق . (بالأردية)

٣١ : الأجوبة العلمية على الاعتراضات العنكبوتية على معاوية رضى الله

عنه لمحمد طاهر الهاشمي بالأردية .

- ۳۲: تعریف اهل البيت لضياء الرحمن الفاروقی . بالأردية .
- ۳۳: مناقب الصحابة لمحمد إسماعيل مدنی (بالأردية)
- ۳۴: رسالة الألوסי الحفيد أبي المعالي في الرد على كتاب ”الحصول المنبعة“ للعاملي الرافضي .
- ۳۵: أيام الخلافة الراشدة لعبد الرؤوف الرحمانی بالأردية .
- ۳۶: الخلفاء الراشدون لشاه معين الدين الندوي .
- ۳۷: حديث الثقلين دراسة مفصلة لمحمد نافع بالأردية .

.....